بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم، اما بعد!

گزشتہ ماہ اگست میں پاکستان کا ۷۰ واں یوم آزادی قومی سطح پر نہایت جوش وجذبے سے منایا گیا۔ سبز ہلالی پرچموں کی بہار تھی جو پورا مہینہ وطن عزیز پر سایہ فگن رہی۔ بلاشبہ پاکستان کا وجود اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور ایک عظیم عطیہ ہے۔ اگست ۱۹۴۷ء میں آزادی کا یہ دن یوں ہی طلوع نہیں ہوگیا تھا بلکہ اس کے پس منظر میں بے پناہ قربانیوں لازوال جدوجہد اور جاں گسل لمحات کی داستانیں رقم ہیں، یہ داستانیں بھی سیاہی سے نہیں خون سے تحریر کی گئی تھیں۔ انگریز استعمار سے برصغیر کی آزادی کے لیے مسلمانوں نے ہی سب سے زیادہ قربانیاں دیں، ان میں بھی خاص علماء کا طبقہ تھا جس نے اہلیانِ برصغیر کی نہ صرف شرعی رہنمائی کی بلکہ جنگ آزادی میں عملی حصہ بھی لیا۔

اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی کہ پاکستان دوقومی نظریے اور کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ یہی دوقومی نظریہ پاکستان کی اَساس وبنیاد اور فخر وامتیاز ہے۔ آئین پاکستان جو وطن عزیز کے تمام سیاسی و مذہبی طبقات کی متفقہ دستاویز ہے، اس میں بھی اسلام ہی کو اوّلیت اور مرکزیت حاصل ہے۔ آئینِ پاکستان کارپردازانِ ریاست پر اسلامی اَحکام اور شرعی قوانین کی تنفیذ کو لازم قرار دیتا ہے، لیکن ہماری ستّر سالہ تاریخ شاہد ہے کہ جن ہاتھوں میں اقتدار کا قلم دَان رہا وہ ہمیشہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ سے گریزاں رہے۔ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اہلِ اقتدار مملکت خداداد پاکستان کی اِسلامی شناخت کا ذکر کرنے سے بھی شرمانے لگے ہیں اور انہیں سیکولرازم میں عافیت محسوس ہونے لگی ہے، اس کا سب سے بڑا مظہر ہمارا حالیہ ''یوم آزادی'' تھا، جو کسی بھی فکری ونظریاتی وابستگی سے عاری، دوقومی نظریے کی روح سے خالی اور محض وطنیت کا ہنگامہ تھا......اور یہ سب قریباً پندرہ برس قبل سے لگائے گئے ''سب سے پہلے پاکستان'' نعرے کا نتیجہ تھا۔

بدقسمتی سے پاکستان گزشتہ دودہائیوں سے جن مسائل ومشکلات کا شکار ہے، ان کا تجزیہ کیا جائے تو صاف نظر آئے گا کہ ان مسائل کے پس منظر میں 'نظریۂ پاکستان' سے انحراف ہی کارفرما ہے۔ علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر بدلتے حالات کی وجہ سے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ خواہ جتنا بھی خوش کن رہا ہو، اس نے بہرحال آنے

والے وقت میں وطن عزیز پر نہایت بھیانک اثرات مرتب کیے۔ دہشت گردی کے خلاف تمام تر جنگ آزمائی کے باوجود پاکستان آج پہلے سے بڑھ کر خطرات سے دوچار ہے۔ ایک طرف بھارت آنکھیں دکھا رہا ہے اور دوسری طرف افغانستان سے پتھر برسائے جا رہے ہیں۔ داخلی سطح پر صورت حال بہت اچھی نہیں۔ سیکورٹی اب بھی مخدوش ہے۔ بلوچستان کے احوال سب کے سامنے ہیں۔ پاکستان مردہ کا نعرہ لگانے والے اور اس پر سر دھننے والے کھلے عام گھوم رہے ہیں۔ سیاسی عدم استحکام اپنی جگہ موجود ہے۔ ایک ہی وقت میں متضاد معاملات چل رہے ہیں۔ اِعتماد، اِتحاد، اور اِتفاق کا فقدان بہت واضح ہے۔ بدامنی، معاشرتی اِنتشار، اَخلاقی تنزل اور لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ ایک محبِ وطن پاکستانی ہونے کے ناطے ہماری تشویش بجا ہوگی کہ اس سب کے نتائج کیا ہیں؟...... ہماری سمت کیا ہے؟...... ہم کدھر جا رہے ہیں؟...... یوں تو ہماری سمت، ہماری منزل اور دستورِ منزل سب متعین و معلوم ہیں مگر ہم دانستہ اس طرف توجہ نہیں کر رہے...... ہمیں لکھ رکھنا چاہیے کہ ہماری بقا و تحفظ صرف اسلام کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی میں مضمر ہے، اس سے ہٹ کر کوئی بھی ازم، سیاسی موشگافیاں اور وہم وگمان پر مشتمل تھیوریاں ہمیں کامیابی کی راہ نہیں دکھا سکتیں۔ قدرت نے ہمیں سنبھل جانے کے بہت سے مواقع دیے۔ اب بھی موقع ہے کہ اِدھر اُدھر جھانکنے کی بجائے ہم اپنی اَساس و بنیاد کی طرف پلٹ آئیں، ہمیں شاعرِ مشرق اقبال کی نصیحت یاد رکھنی چاہیے کہ......

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے
یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دین نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اِسلام ترا دیس ہے، تو مصطفوی ہے

آیئے ہم عہد کریں کہ پاکستان کو ناپاکستان نہیں بننے دیں گے اور اسے اقبال کے اَفکار اور قائد کے خوابوں کے مطابق تعمیر کرنے میں ہر گام حصہ لیں گے۔

☆☆☆

حکومت سندھ کے مدارس مخالف اقدامات

۲۱ اگست کو سندھ کے اخبارات میں یہ خبر نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی کہ سندھ کابینہ نے دِینی مدارس کے حوالے سے ایک ایسے بل کی منظوری دی ہے جس کے مطابق نہ صرف تمام دینی مدارس کی نئے سرے سے رجسٹریشن